سوال

(648) بوقت فوتیدگی اس کے دو پوتے اور دو پوتیوں کے علاوہ   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام بیچ اس مسئلہ کے ایک شخص علی محمد فوت ہوگیا۔ بوقت فوتیدگی اس کے دو پوتے اور دو پوتیوں کے علاوہ اس کا ایک بھتیجا زندہ تھے۔ ارشاد فرمائیں کہ علی محمد متوفی کی وراثت کے حق دار کون کون ہوں گے؟ نوازش ہوگی۔ (میاں عبدالحمید کھوکھر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے لکھا ''ایک شخص علی محمد فوت ہوگیا، بوقت فوتیدگی اس کے دو پوتے اور دو پوتیاں کے علاوہ اس کا ایک بھتیجا زندہ تھے ارشاد فرمائیں کہ علی محمد متوفی کی وراثت کے حقدار کون کون ہوں گے۔

سوال صحیح، واقع اور نفس الامر کے مطابق ہونے کی صورت میں جواب مندرجہ ذیل ہے۔ بتوفیق اللہ تبارک وتعالیٰ وعونہ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {یُوصِیکُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ} [النساء: ۱۱] [''اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔''] اور معلوم ہے کہ پوتے پوتیاں اولاد میں شامل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان: {یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ} [النساء: ۱۷۶] [''آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ خود تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے، اگر کوئی شخص مرجائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ ہے۔''] بیٹے یا بیٹے کے بیٹے (پوتے) کی موجودگی میں بھائی وارث نہیں بنتا کیونکہ بھائی بہن میت کے کلالہ ہونے کی صورت میں وارث ہوتے ہیں اور بیٹے یا پوتے کی موجودگی میں میت کلالہ نہیں تو پھر پوتے یا بیٹے کی موجودگی میں بھتیجا کیونکر وارث بن سکتا ہے؟ نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ} [الانفال: ۷۵] [''اور رشتے ناتے والے ان میں سے بعض بعض سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کے حکم میں۔''] اور ظاہر ہے کہ پوتا بھتیجے سے اولیٰ واقرب ہے۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں متوفی علی محمد کے قرض ووصایا۔ اگر ہوں... ادا کرنے کے بعد ترکہ چھ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہر پوتی کو ایک ایک حصہ اور ہر پوتے کو دو دو حصے ملیں گے۔ {لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ} اور بھتیجا محجوب حجب حرمان ہوگا۔ واللہ اعلم۔

یاد رہے کہ اگر سوال صحیح نہ ہو واقع اور نفس الامر کے مطابق نہ ہو تو مندرجہ بالا جواب کو جواب نہ سمجھا جائے۔

۶ / ۷ / ۱۴۲۱ھ

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02ص645

محدث فتویٰ